اخبار احمدیہ

لاہور ۹ اخاء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سوءِ ہضم کے باعث متلی اور گھبراہٹ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

جلد ۱ | ۱۰ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۲

خطبہ جمعہ

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ

اگر سارے احمدی مارے جائیں اور صرف ایک پودا اللہ تعالےٰ رکھ لے تو اس سے احمدیت پھر تروتازہ ہو جائیگی

تمہیں ہر ملک اور علاقہ میں جانیں دینی پڑینگی

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ
فرمودہ ۳ر اکتوبر ۱۹۴۷ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور
مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے آج رات رویا میں حضرت خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا۔ ایک کمرہ ہے چھوٹے سے سائز کا ایسا جیسا ۱۲×۱۲ فٹ کا ہوتا ہے۔ ایک طرف اس کے اندر داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ اور تین طرف دروازہ کوئی نہیں تین دیواریں ہیں۔ جن میں سے ہر دیوار کے ساتھ ایک ایک چارپائی لگی ہوئی ہے۔ میں اس چارپائی پر بیٹھا ہوں جو دروازہ کے سامنے ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میرے دائیں طرف کی چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ اور میرے بائیں طرف کی چارپائی پر میری لڑکی امۃ القیوم بیٹھی ہے۔ اور میری چارپائی پر ایک طرف ہو کر ایک اور لڑکی بیٹھی ہے۔ جو غالباً امۃ العزیز ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جب گھوڑی پر سے گرے۔ اور آپ کے سر میں زخم آیا۔ تو وہ زخم رفتہ رفتہ ناسور کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ اور بہت دیر تک درست ہونے میں نہیں آیا تھا۔ ان دنوں آپ ایک ٹوپی کنٹوپ کی طرح کی پہنتے تھے۔ تاکہ زخم ڈھکا رہے اسی طرز کی ایک ٹوپی آپ نے پہنی ہوئی ہے۔ اس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ میں امۃ القیوم کو جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی نواسی ہے آپ سے ملاؤں میں خواب میں اس وقت یہی سمجھتا ہوں۔ کہ اسکی والدہ امۃ الحی مرحومہ فوت ہو چکی ہیں۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق سمجھتا ہوں۔ کہ آپ زندہ ہیں۔ مگر یوں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے لڑکی کو دیکھا ہوا نہیں۔ اس وقت امۃ الحی مرحومہ کی یاد کی وجہ سے میرے دل میں کچھ رقت سی آتی ہے۔ اور یہ مضمون میرے دل میں آتا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جو اپنی لاتیں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ میں اس لڑکی کو ساتھ لے جا کر آپ کی لاتوں کے درمیان پیروں میں بٹھا دونگا۔ اور کہونگا کہ یہ آپ کی نواسی ہے۔ اس کو دعا دیں۔ جب میں نے لڑکی کی طرف دیکھا تو اس نے چارپائی پر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ ایک رکعت اس نے کھڑے ہو کر پڑھی ہے۔ اور ایک رکعت اس نے بیٹھ کر پڑھی ہے۔ یہ یاد نہیں رہا۔ کہ پہلی رکعت اس نے کھڑے ہو کر پڑھی ہے۔ اور دوسری بیٹھ کر پڑھی ہے۔ یا دوسری رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ہے۔ اور پہلی رکعت بیٹھ کر پڑھی ہے۔ اس وجہ سے میں نے جو ارادہ کیا تھا۔ وہ میں پورا نہ کر سکا۔ پھر میں اٹھ کر باہر چلا گیا۔ وہاں کچھ لوگ مجھے ملے ہیں۔ جو ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے فوجی ہوتے ہیں۔ تین آدمی ہیں وہ مریم صدیقہ کے متعلق جو میری بیوی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان سے کہہ دینا اگر روپیہ کی ضرورت ہو تو روپیہ آ گیا ہے۔ اس وقت خواب میں میں سمجھتا ہوں کہ میری بیوی نے اپنے پاس امانتیں رکھی ہوئی ہیں۔ جیسے بعض لوگ دوسروں کی امانتیں اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ میں اندر گیا۔ تو دیکھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھے ہیں دری بچھی ہوئی ہے۔ تین عورتیں آپ کے آگے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ سے شائع کیا

بیٹھی ہیں۔ اور آپ غالباً بخاری کا درس دے رہے ہیں ایک تو مریم صدیقہ ہے اور دوسری دو عورتوں کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا وہ امۃ العزیز اور امۃ القیوم ہی ہیں یا گھر کی کوئی اور مستورات ہیں۔ میں یہ دیکھ کر ایک طرف ہو گیا۔ کچھ دیر پڑھانے کے بعد ایک چیز سامنے لائی گئی ہے۔ وہ چیز ایسی ہے جیسے گھانس ہوتا ہے۔ زرد رنگ کا اور خشک گھاس ہے۔ اس کی جڑ چھوٹی سی ہے۔ مگر پودے کی جو شاخیں ہیں۔ وہ نو نو دس دس انچ کی ہیں۔ اور نہایت باریک ہیں ایسی باریک جیسے خس کا گھاس ہوتا ہے مگر خس کی نسبت زیادہ سخت ہیں۔ مریم صدیقہ ان کو نکال نکال کر حضرت خلیفہ اول رضؓ کے سامنے رکھتی جاتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی حدیث کے ذکر میں مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کی کسی کتاب کا حوالہ بھی پڑھا گیا ہے اور اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفہ اول رضؓ اپنے شاگردوں کو وہ گھاس دکھاتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ اس وقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مریم صدیقہ اور دوسری مستورات سے باتیں کرتے ہوئے جس طرح استاد اپنے شاگرد کو بتاتا ہے۔ ایک فقرہ کہا۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ فقرہ مجھے یاد نہیں رہا۔ مگر اتنا یقینی طور پر یاد ہے کہ اس میں مہاراجہ پٹیالہ کا ذکر آتا تھا۔ حدیث کی روائت اور اس حوالہ کی تشریح کرتے ہوئے آپ گھاس دکھا کر فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مہاراجہ پٹیالہ کے متعلق یہ بات نکلتی ہے۔ گویا حدیث کی کوئی روائت ہے جس کا تعلق گھاس سے ہے۔ اور اسی وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے وہ گھاس پیدا کیا جاتا ہے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مہاراجہ پٹیالہ کے متعلق یہ بات نکلتی ہے۔ خواب میں تو مجھے یاد تھی۔ مگر اٹھنے پر میں بھول گیا۔

بہر حال نور الدین نام بڑا اچھا ہے یعنی دین کا نور۔ امۃ القیوم۔ امۃ العزیز اور مریم صدیقہ یہ بھی بڑے اچھے نام ہیں۔ بخاری شریف کا پڑھانا بھی بڑا اچھا ہے۔ گو آخر میں جو نتیجہ نکالا گیا تھا۔ وہ یاد نہیں رہا۔ مگر اتنی تعبیر تو بہر حال واضح ہے کہ دین کا نور پھر زندہ کیا جائیگا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تو وفات پا چکے ہیں۔ آپ کی زندگی سے یہی مراد ہے کہ اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کا نور دنیا میں پھر زندہ کر دیگا۔ عجیب بات ہے۔ میں ابھی خطبہ کے لئے آرہا تھا کہ

ایک عورت

میرا راستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔ اور کہنے لگی کہ میں نے ایک خواب دیکھی ہے۔ چونکہ آگے ہی دیر ہو گئی تھی۔ میں نے کچھ بچنے کی کوشش کی۔ مگر اس نے مجھے گزرنے نہیں دیا۔ اور مجبور کر کے اپنی خواب سنا دی اس نے بھی جو خواب دیکھا ہے۔ وہ اس خواب سے ایک حد تک مل جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد اقصےٰ میں ایک بہت بڑا آلہ نشر الصوت لگایا جا رہا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ دہلی کا آلہ تو صرف ہندوستان تک سنائی دیتا ہے۔ مگر یہ آلہ بڑی عمدگی کے ساتھ ساری دنیا میں اپنی خبریں سنائے گا۔ پھر وہ کہتی ہیں میں نے دیکھا۔ کہ خدام الاحمدیہ ادھر ادھر پھر کر انتظامات کر رہے ہیں۔ اور

قادیان کا تھانیدار

جو سکھ ہے وہ چپڑاسی کے طور پر ان کے احکام ادھر ادھر پہنچا رہا ہے۔ چونکہ وہ قادیان سے آئی تھی۔ اس نے کہا وہی جو آج کل بڑی شرارتیں کر رہا ہے۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ اسے احکام دیتے ہیں۔ تو وہ ان کی تعمیل کے لئے ادھر ادھر دوڑا پھرتا ہے۔ مہاراجہ پٹیالہ بھی سکھ ہیں۔ اور اس نے بھی سکھ تھانیدار ہی دیکھا ہے اتنا حصہ تو دونوں خوابوں کا آپس میں مل جاتا ہے مجھے افسوس ہے کہ آخری فقرہ مجھے یاد نہیں رہا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ فرماتے ہیں۔ یہ بخاری کی روائت ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے بھی اس کے متعلق اپنی کتاب میں کچھ لکھا ہے اور اس کے مطابق یہ گھاس ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ

مہاراجہ پٹیالہ

سے یہ معاملہ ہوگا۔ ہاں مولوی محمد احسن صاحب کی کتاب کا نام مجھے پوری طرح یاد نہیں رہا خیال ہے کہ اس کا نام شمس بازغہ لیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ شمس بازغہ کوئی ان کی کتاب ہے بھی یا نہیں۔ شمس بازغہ کے معنے بھی چمکنے والے سورج کے ہیں۔ اور محمد احسن بھی اچھا نام ہے محمد کے معنے ہیں تعریف والا اور احسن کے معنے ہیں نہایت اچھا۔ اور سچی بات یہ ہے۔ کہ کوئی مانے یا نہ مانے احمدیت خدا تعالےٰ کی طرف سے

ایک سچا پیغام

ہے۔ اگر انبیاء کی سنت کے مطابق ہماری جماعت پر بھی کوئی عارضی زوال آ جائے۔ تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اپنے گھربار سے جدا ہونا پڑا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے رہنے والے تھے انہیں فلسطین میں بسنا پڑا۔ حضرت نوح کا مقام تباہ ہو گیا۔ اور انہیں طوفان میں کشتی کے ذریعہ دور ایک مقام پر جانا پڑا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اس کے بعد ہمارے نزدیک تو وہ صلیبی موت سے بچکر کشمیر کی طرف چلے گئے اور غیر احمدیوں کے نزدیک آسمان پر چلے گئے پھر ان کی جماعت پر مظالم ہوئے۔ اور وہ

جزیرہ سائپرس

میں چلے گئے۔ پھر مظالم ہوئے تو وہ روما چلے گئے۔ پھر بھاگے تو مصر میں آئے۔ مصر میں مظالم ہوئے تو پھر روما بھاگ گئے۔ پھر روما میں مظالم ہوئے تو وہ صقلیہ میں آگئے۔ جسے اب سسلی کہتے ہیں۔ اس طرح متواتر تین سو سال تک اس جماعت کو اپنے مرکز بدلنے پڑے مگر وہ جماعت جس کے متعلق ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ایمان میں کمزور تھی۔ برابر اپنے مذہب کی تبلیغ اور اسکی اشاعت میں لگی رہی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان میں کمزور بھی تھے۔ لیکن عام طور پر مسیحی جماعت نے اپنے ایمان کو قائم رکھا۔ اور شاندار قربانیاں کیں۔

میں دیکھتا ہوں ہماری جماعت نے چھوٹی چھوٹی ترقیات کو دیکھ کر جو درحقیقت ایسی ہی تھیں جیسے طالب علم کو شاباش کہہ دیا جاتا ہے۔ یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ انہوں نے کامیابی حاصل کر لی۔ کسی اخبار نے ہمارے سلسلہ کی تعریف کر دی یا کسی کتاب میں

احمدیت کا ذکر

چھپ گیا۔ یا کہیں چند لوگ احمدی ہو گئے۔ تو اس کا نام انہوں نے کامیابیاں رکھ لیا اور سمجھ لیا کہ جو مصائب پہلے انبیاء کی جماعتوں کو پہنچے ہیں وہ ہمیں نہیں پہنچیں گے۔ حالانکہ میرے پرانے خطبات موجود ہیں۔ تم انکو پڑھ کر دیکھ لو۔ میں نے متواتر اور بار بار کہا تھا۔ کہ جو تکالیف پرانے انبیاء اور انکی جماعتوں کو پہنچی ہیں۔ جب تک وہ تکالیف تمہیں نہیں پہنچیں گی۔ اس وقت تک تمہیں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ الفضل والوں کو چاہیئے کہ پرانے فائل نکال کر ان میں سے بار بار ایسے حوالے شائع کریں۔ پھر مصلح موعود والی خواب میں صریح ہجرت کا ذکر آتا تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک فوج آئی ہے۔ اور میں جس مقام پر ہوں وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ چلا گیا ہوں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی الہام ہے "داغ ہجرت" اور آپ نے اس الہام کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ہجرت کرنا انبیاء کی سنت ہے۔ مگر ضروری نہیں کہ نبی خود ہجرت کرے۔ اس سے مراد اس کا بیٹا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اصل چیز جو دیکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ نہیں فرماتے تھے کہ ایک بستی بنائی جائیگی۔ اور دشمن کوئی ظلم نہیں کر سکیگا یا یہ پیغام لیکر آئے تھے کہ بندے اور خدا کے درمیان صلح کرانے کے لئے آیا ہوں میں بندے اور خدا کو آپس میں ملانے کے لئے آیا ہوں میں قرآن کریم کی اہمیت اور اسکی صداقت دنیا میں روشن کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اگر تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں اس لئے آئے ہوتے۔ کہ وہ ایک بستی بسائیں۔ اور اس بستی کو بغیر ان ابتلاؤں میں پڑنے کے جو نبیوں کی جماعتوں پر آیا کرتے ہیں۔ [illegible] کی سیج پر سفر کرتے ہوئے انتہائی ترقی پر لے جائیں تو پھر بے شک ہماری جماعت کو یہ امید نہیں کرنی چاہیے تھی کہ کوئی ابتلا آئے اور کوئی ٹھوکر اسے لگے لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقی

انبیاء کی سنت

پر آئے ہیں۔ تو کیا تم کوئی ایک نبی بھی ایسا پیش کر سکتے ہو۔ جس کی جماعت شدید ترین مصائب میں سے نہ گزری ہو۔ ان کو گرفتار کیا گیا۔ ان کو قتل کیا گیا۔ ان کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ ان کو گولی سے شہید کیا گیا۔ گولیاں تو اس زمانہ میں تھیں ہی نہیں۔ اگر لاکھوں میں سے کوئی ایک نبی بھی ایسا ہوتا۔ جس کی جماعت ان مصائب میں سے نہ گزری ہوتی۔ تو تم کہہ سکتے تھے کہ ہمارے ساتھ اس نبی جیسا سلوک ہونا چاہیئے۔ صرف ایک وجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے جن کو غیر معمولی ترقیات حاصل ہوئیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی سالہا سال تک ایسی تکالیف میں سے گزرنا پڑا۔ کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔ آپ کے صحابہؓ کو یکے بعد دیگرے ہجرت کرنی پڑی۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ماریں کھانی پڑیں۔ کئی دفعہ کفار نے آپ کو پکڑ کر مارا۔ کئی دفعہ آپ کا گلا گھونٹا گیا۔ یہاں تک کہ حدیثوں میں آتا ہے شدت تکلیف کی وجہ سے آپکی آنکھیں باہر نکل آتی تھیں۔ ایک دفعہ خانہ کعبہ میں کفار نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اتنا گھونٹا کہ آپ کی آنکھیں سرخ ہو کر باہر نکل پڑیں حضرت ابوبکرؓ نے سنا تو وہ دوڑے ہوئے آئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس تکلیف کی حالت میں دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ نے ان کفار کو ہٹاتے ہوئے کہا خدا کا خوف کرو۔ کیا تم ایک شخص پر اس لئے ظلم کر رہے ہو کہ وہ کہتا ہے خدا میرا رب ہے۔ بیشک ہماری جماعت کو بھی گالیاں ملی ہیں۔ مگر جس شان کی گالیاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی ہیں ہمیں نہیں ملیں۔ مکہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ آرام سے بیٹھے تھے کہ ابوجہل آیا اور اسنے آپکو ایک تھپڑ مارا

اور پھر تھپڑ مار کر اسے بے نقط گندی سے گندی گالیاں آپ کو دینی شروع کردیں کہ میں تم کو تباہ کر دوں گا۔ برباد کر دوں گا۔ لیڈر بنا پھرتا ہے قوم فروش ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک چٹان پر اپنے ہاتھ پر ٹھوڑی رکھے بیٹھے تھے۔ آپ سنتے رہے تھپڑ بھی کھا لیا۔ اور گالیاں بھی سنتے رہے۔ جب وہ گالیاں دیتے دیتے تھک کر چلا گیا۔ تو آپ خاموشی سے اُٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔

حضرت حمزہ رضؓ کی ایک لونڈی

اپنے گھر میں سے دروازہ میں کھڑی یہ سارا نظارہ دیکھ اور سن رہی تھی حمزہ رضؓ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے۔ وہ سپاہی آدمی تھے۔ اور سارا دن شکار میں لگے رہتے تھے اور شام کے وقت اپنے گھر آتے تھے اس روز بھی وہ شام کے وقت نہایت تکبر سے سینہ تان کر زور زور سے پیر مارتے اور ہاتھ میں تیر کمان پکڑے اونچی بنے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔ وہ لونڈی گھر کی پرانی خادمہ تھی۔ اور پرانے نوکر بھی رشتہ داروں کی طرح ہوتے ہیں۔ صبح سے وہ اپنا غصہ دبائے بیٹھی تھی۔ جب اس نے حمزہ رضؓ کو دیکھا تو

بڑے جوش سے

کہنے لگی تمہیں شرم نہیں آتی تیر کمان لئے جانور مارتے پھرتے ہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ صبح تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیا ہوا۔ حمزہ رضؓ نے کہا کیا ہوا اس نے کہا میں دروازہ میں کھڑی تھی تمہارا بھتیجا سامنے پتھر پر آرام سے بیٹھا تھا اور کچھ سوچ رہا تھا۔ اتنے میں ابوجہل آیا اور اس نے پہلے تو اس کو تھپڑ مارا اور پھر بے تحاشہ گالیاں دینی شروع کردیں پھر اس نے اپنے ... انداز میں کہا۔ "اس نے ابوجہل کو کچھ بھی نہیں کہا تھا"۔ کوئی بات اس نے نہیں کی تھی جس کی وجہ سے ابوجہل کو غصہ آتا مگر وہ ... گالیاں دیتا گیا اور دیتا گیا۔ اور تمہارا بھتیجا چپ کر کے سامنے کی طرف دیکھتا گیا۔ ... نے ان کا

کوئی جواب نہ دیا۔

... اور پھر خادمہ کی زبان سے یہ بات ... حمزہ رضؓ کی غیرت جوش میں آگئی۔ اور خانہ ... طرف میں پڑے رؤسا مکہ کا طریق ... کے وقت وہ خانہ کعبہ میں بیٹھ کر ... باتیں بیان کیا کرتے اور لوگ ان کی ... کرتے تمام رؤسا بیٹھے ہوئے ... ابوجہل بھی ان میں موجود تھا کہ حمزہ رضؓ ... نے وہی کمان جو ان کے ہاتھ ... ابوجہل کے منہ پر ماری اور کہا ... تم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مارا بھی ہے اور گالیاں بھی دی ہیں اور میں نے سنا ہے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کوئی لفظ تم کو نہیں کہا تھا۔ جس کے بدلہ میں تم گالیاں دیتے۔ پھر حمزہ رضؓ نے کہا تم بہادر بنے پھرتے ہو۔ اور جو چپ کر جاتا ہے اس پر

ظلم اور تعدّی

کرتے ہو۔ اب میں نے سارے مکہ کے سامنے تمہیں مارا ہے اگر تم میں ہمت ہے تو مجھے مار دیکھو۔ مکہ کے نوجوان حمزہ رضؓ کو پکڑنے کے لئے اٹھے۔ مگر ابوجہل پر ان کا ایسا رعب طاری ہوا کہ اس نے کہا جانے دو۔ سچ مچ مجھ سے ہی کچھ زیادتی ہوگئی تھی پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ۔ وہ مکہ جس میں تیرہ سال تک آپ تبلیغ ہدایت کرتے رہے تھے۔ اور جس کے لوگوں کو آپ نے سب سے پہلے خطاب کیا ... رات کے وقت چھوڑنا پڑا۔ اور چھپتے چھپاتے آپ مدینہ پہنچے۔ مگر دشمن نے وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا اور متواتر مدینہ پر حملے ہوتے رہے ایک سو بیس کے قریب وہ لڑائیاں ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ کو لڑنی پڑیں۔ اور ان میں

سینکڑوں صحابہ رضؓ

مارے گئے اور بعض جگہ پر تو ایسی طرز پر مارے گئے کہ اس نظارہ کو دیکھ کر حیرت آتی ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ دس آدمی ایک جگہ پر بھیجے۔ مگر ان لوگوں نے جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے دھوکا دے کر ان پر حملہ کر دیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ اب اپنی جانوں پر کھیل جائیں گے تو انہوں نے کہا خدا قسم ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے تم نیچے اتر آؤ (وہ اس وقت ایک پہاڑی ٹیلے پر چڑھے ہوئے تھے) جو ان کا لیڈر تھا۔ اس نے کہا میں تو ان کی باتوں پر اعتبار نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ جھوٹے اور دھوکا باز ہیں۔ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ چنانچہ وہیں لڑتے لڑتے مارا گیا۔ باقیوں نے سمجھا کہ جب یہ لوگ قسمیں کھا کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم کچھ نہیں کہیں گے تو ہمیں اعتبار کرتے ہوئے نیچے اتر آنا چاہیئے۔ جب وہ نیچے اترے تو انہوں نے

رسیاں باندھ کر

ان کو گھسیٹنا شروع کر دیا۔ اس پر پھر ان لوگوں نے مقابلہ کیا۔ مگر وہ کیا کر سکتے تھے باقیوں کو تو انہوں نے مار دیا۔ لیکن دو کو پکڑ کر مکہ لے گئے۔ اور ان لوگوں کے ہاتھ میں انہیں بیچ دیا۔ جن کے بعض آدمی مسلمانوں سے مارے گئے تھے ان میں سے ایک کو پھانسی دینے سے پہلے مکہ کے لوگوں نے پوچھا کہ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ اس وقت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری جگہ پر یہاں ہوتے اور تم اپنے بیوی بچوں میں آرام سے مدینہ میں بیٹھے ہوتے۔ اس نے جواب دیا۔ خدا کی قسم تم تو یہ کہتے ہو۔ کہ میں مدینہ میں آرام سے بیٹھا ہوں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں میری جگہ ہوں میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آرام سے بیٹھے ہوں۔ اور ان کے

پاؤں میں کانٹا تک

چبھے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک قبیلہ کا رئیس آیا اور اس نے کہا کہ میری قوم اسلام لانے کے لئے تیار ہے۔ آپ میرے ساتھ کچھ آدمی بھجوا دیں۔ وہ آپ اس بات میں سچا تھا۔ اور بعد میں ایمان بھی لے آیا۔ مگر اس کی قوم نے غداری کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر اعتبار کرتے ہوئے ستر حفاظ کا قافلہ اس کی قوم کی طرف روانہ کر دیا۔ جب وہ اس قبیلہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس رئیس کے بھتیجے کے پاس ایک آدمی کے ذریعہ پیغام بھجوا دیا۔ کہ ہم لوگ آگئے ہیں۔ اب ہمیں بتایا جائے۔ کہ ہمارا کیا کام ہوگا۔ اس نے ان کے سردار کو بلوایا۔ اور جب وہ ان سے باتیں کر رہا تھا۔ اس رئیس کو اشارہ کیا جس نے پیچھے سے اس صحابی رضؓ کی گردن میں نیزہ مارا اور وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ جب اسے نیزہ لگا۔ تو تاریخ میں لکھا ہے کہ اس نے نعرہ لگایا اور کہا

فُزتُ وربّ الکعبۃ

مجھے کعبہ کے رب کی قسم میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا۔ پھر وہ اکٹھے ہو کر تمام صحابہ رضؓ پر حملہ آور ہوگئے۔ انہی لوگوں میں حضرت ابوبکر رضؓ کے وہ غلام بھی تھے جو ہجرت کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہزاروں آدمیوں کے ہجوم نے ان ستر صحابہ رضؓ پر حملہ کر دیا۔ تو یہ لازمی بات تھی کہ انہوں نے مارا جانا تھا۔ چنانچہ وہ سارے کے سارے وہیں قتل ہوگئے۔ اور ان میں سے کسی نے بھی ہتھیار پھینکنے کی حرکت نہیں کی یکے بعد دیگرے جب وہ لوگ مرتے یا کسی کو خنجر لگتا یا تلوار سے کسی کا سر کٹتا تو یہی الفاظ اس کی زبان پر ہوتے۔ کہ فزت ورب الکعبۃ خدا کی قسم میں اپنے

مقصد میں کامیاب

ہوگیا۔ ایک شخص کہتا ہے۔ کہ میں اسلام سے واقف نہیں تھا۔ میں باہر سے آیا تھا اور قبیلہ والوں کے ساتھ مل کر لڑائی میں شامل ہوگیا میں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ مرتے وقت بجائے ... کہنے کے کہ ہائے اماں یا ہائے ابا یہ کہتے ہیں۔ کہ فزت ورب الکعبۃ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔ تو مجھے حیرت آئی کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ کیا

موت میں کامیابی

ہوا کرتی ہے؟ آخر میں نے ایک شخص سے ... پوچھا اس نے کہا تم مسلمانوں کو نہیں جانتے۔ یہ ... ایسے پاگل ہیں کہ ان کا خیال ہے۔ جو شخص خدا کی راہ میں مارا جاتا ہے۔ وہ سب سے زیادہ کامیاب ہوتا ہے چونکہ اس کے دل میں نیکی تھی وہ کہتا ہے میں نے یہ بات سنی تو سمجھا کہ اس میں ضرور کوئی راز ہے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ میں نے اسلام کی تحقیق کی۔ اور میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا۔ غرض یکے بعد دیگرے ان لوگوں نے موت کو قبول کیا اور موت میں ہی اپنی ساری کامیابی سمجھے یہی چیز تھی جس کی وجہ سے وہ

قلیل ترین عرصہ میں

ساری دنیا پر غالب آگئے۔ اور ایسی شان سے غالب آئے کہ اس کی مثال پہلی کسی قوم میں نہیں ملتی۔ پھر دیکھو یہ مصائب کا سلسلہ جلدی ختم نہیں ہوگیا۔ بلکہ ایک لمبے عرصے تک جاری رہا۔ خلافت قائم ہوئی تو حضرت عمر رضؓ شہید ہوئے۔ حضرت عثمان رضؓ شہید ہوئے حضرت علی رضؓ شہید ہوئے۔ اور کربلا کے میدان میں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قریباً سارا خاندان ہی شہید ہوگیا۔ مگر کیا مسلمانوں کے دلوں میں اس وقت شک پیدا ہوا کہ یہ کیسا سلسلہ ہے۔ جس میں مصائب ہی مصائب آرہے ہیں۔ پھر کیا مسیحؑ کے صلیب پر لٹکائے جانے کی وجہ سے ان کے حواریوں کے ایمان متزلزل ہوگئے تھے۔ متزلزل نہیں ہوئے بلکہ اور بھی مضبوط ہوئے چنانچہ وہی حواری جس نے

مسیحؑ کی گرفتاری

کے وقت یہ کہا تھا کہ میں نہیں جانتا مسیح کون ہے۔ وہی کمزور ایمان والا حواری جب مسیحؑ صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ تو وہی شخص جس نے صبح کی اذان سے پہلے تین دفعہ مسیحؑ کا انکار کیا تھا اور اس پر لعنت ڈالی تھی مسیح کا خلیفہ بنا اور آخر صلیب پر ... کیا

کا نعرہ لگاتے ہوئے اس نے جان دیدی

یہ واقعات ہیں۔ جو انبیاء اور ان کی جماعتوں کے ساتھ گزرے اور ان حالات میں سے ہماری جماعت کا گذرنا بھی ضروری تھا۔ مگر ہماری جماعت کے بعض افراد کا یہ خیال تھا کہ ہم خدا تعالےٰ کے خاص لاڈلے ہیں وہ سلوک جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا اس سے بھی اچھا سلوک ہم سے ہوگا۔ وہ سلوک جو موسیٰ علیہ السلام سے ہوا۔ وہ سلوک جو عیسےٰ علیہ السلام سے ہوا یا وہ سلوک جو ان کی جماعتوں سے ہوا اس سے بھی بہتر سلوک ہم سے ہوگا۔ اسلئے اب جو وقت آیا ہے۔ تو میں دیکھتا ہوں۔ کہ بہت لوگوں کے دل ڈر رہے ہیں۔ اور ان کے ایمان کی کمزوری ظاہر ہو رہی ہے اور کئی ہیں جو قادیان سے بھاگ رہے ہیں جہاں تک ان کے ایمان کا تعلق ہے ہم جانتے ہیں کہ ایسے ایمان دالوں کی

ایک رائی کے برابر

بھی قیمت نہیں آخر یہ سیدھی بات ہے کہ اپنا خون بہائے بغیر ہم نے قادیان کو نہیں چھوڑنا اور یہ بھی سیدھی بات ہے۔ کہ جب کوئی شخص احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ تو وہ اس اقرار کے ساتھ داخل ہوتا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کے لئے اپنی جان دینے کے لئے تیار ہوں اور جب بھی مجھ سے اس چیز کا مطالبہ کیا جائے گا میں فوراً اس قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دوں گا۔ اگر وہ جان دینے کے لئے تیار نہیں تھے۔ تو اس جماعت میں داخل ہی کیوں ہوئے تھے۔ کیا اس لئے کہ پلاؤ اور قورمہ ان کو کھانے کے لئے ملے گا۔ وہ اس لئے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ کہ خدا کے لئے اپنی جانیں دیں گے۔ اور اس رستہ سے اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹائینگے مگر آج جب جانیں دینے کا پہلا موقع آیا۔ تو انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ اور کئی ہیں جو اپنے بیٹوں اور بیویوں کو لے کر وہاں سے بھاگ آئے ہیں اور پھر

اخلاص کا دعوےٰ

بھی کر رہے ہیں۔ اور کئی ہیں جو اپنی اولادوں کو نکالنے کے لئے بیتاب ہیں۔ جہاں تک ان کے ایمان کا تعلق ہے یہ ایک حقیقت ہے جس میں شک و شبہ کی ذرا بھی گنجائش نہیں کہ ان کے ایمان مٹی کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتے۔ پھر کئی ہیں جو اپنے اور رشتہ داروں کو نکالنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور کئی باہر کے ہیں جو وہاں جانے سے گھبراتے ہیں۔ پھر وہاں کا ایک طبقہ ایسا ہے جو بلا اجازت بھاگ آیا ہے۔ ہم

ایسے لوگوں کی لسٹیں

تیار کر رہے ہیں۔ بے شک ہمارے پاس حکومت نہیں کہ ہم ایسے لوگوں کو سزا دے سکیں اور نہ اس وقت میں انہیں سزا دینا چاہتا ہوں۔ لیکن ان کے نام احمدیت کی تاریخ میں شائع کئے جائیں گے اور دنیا کو بتایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو وقت پر بھاگ آئے اور جنہوں نے انتہائی غداری اور بے ایمانی کا مظاہرہ کیا نظام کے ماتحت کسی کام کے لئے باہر آنا اور بات ہے ہم نے خود انتظام کیا ہے کہ قادیان کے لوگوں کو بھی کچھ آرام ملنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بہت دیر سے کام کر رہے ہیں مگر ان کو بھی قرعہ سے باہر نکالا جائے گا اس نظام کے بغیر اگر کوئی شخص ادھر ادھر ہوتا ہے۔ تو وہ یقیناً اپنے بے ایمان ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ تم میں سے ہر شخص کس طرح یہ کہا کرتا تھا

کہ ہم موسیٰؑ کی قوم نہیں

جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون ہم قربانی کے موقع پر پیٹھ دکھانے والے نہیں بلکہ اپنی جانیں قربان کرکے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ثابت ہوں گے لیکن آج قربانی کا وقت آیا تو تم نے بھی کہہ دیا کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون تم میں سے کئی لوگوں کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جیسے کہتے ہیں کہ کوئی پوربیا مر گیا تو اس کے مرنے کے بعد پوربیوں کے دستور کے مطابق قبیلہ کے سب لوگ جمع ہوئے اور اس کی بیوی نے رونا پیٹنا اور واویلا کرنا شروع کر دیا۔ بیوی روتی اور کہتی ہائے ہائے اس نے اپنے فلاں رشتہ دار سے ستار روپیہ لینا تھا۔ اب کون لے گا اس پر ایک پوربیا بول اٹھا اور کہنے لگا

اری ہم رہی ہم

پھر اس نے شور مچایا اور کہا فلاں فلاں مہینہ کی تنخواہ اس نے کپتان صاحب سے لینی تھی۔ اب وہ تنخواہ کون لے گا وہی پوربیا پھر بولا کہ اری ہم رہی ہم پھر وہ چلائی اور روئی پیٹی اور اس نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ اتنے جانور اس نے ادھیارے پر دیئے ہوئے تھے۔ اب ان سے کون فائدہ اٹھائے گا۔ اس پر وہی پوربیا پھر بولا اور کہنے لگا۔ اری ہم رہی ہم۔ پھر وہ عورت اور زیادہ زور سے روئی اس نے کہا اس نے فلاں کا اتنے ہزار روپیہ قرض دینا تھا اب وہ کون دے گا۔ اس پر وہ پوربیا چپ رہا

ارے بھائی میں ہی جواب دیتا جاؤں قبیلہ میں سے کوئی اور شخص بھی بولے گا تم میں سے بھی کئی ہیں۔ جنکا یہی رنگ ہے جبتک احمدیت

پھولوں کی سیج

پر چل رہی تھی۔ وہ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے تھے۔ اور جب کہا جاتا کہ تم میں سے کون اپنی جان قربان کریگا۔ تو اس پوربیے کی طرح وہ بھی آگے بڑھتے اور کہتے اری ہم رہی ہم۔ مگر اب جبکہ احمدیت کو کانٹوں پر چلنا پڑا ہے تب انہیں اپنے دائیں اور بائیں مشکلات ہی مشکلات نظر آتی ہیں۔ وہ یہ کہنے لگ گئے ہیں۔ کہ ارے کوئی اور بھی آگے چلیگا یا ہم ہی چلتے چلے جائیں۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔ کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ تیری جماعت کے لوگ یہ خیال کریں گے کہ احمدیت یہی ہے کہ بیعت کی چندہ دیا اور گھر میں آرام سے بیٹھے رہے اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں گے کہ ان کو کوئی اور ابتلا پیش نہیں آئے گا مگر فرماتا ہے ان کی یہ بات غلط ہے ان کو فتنوں میں ضرور ڈالا جائے گا۔ ایسے ہی فتنوں میں جیسے پہلے انبیاء اور ان کی جماعتوں کو پیش آئے حقیقت یہ ہے کہ میں موجودہ فتنہ کو اللہ تعالیٰ کا ایک انعام سمجھتا ہوں کیونکہ اسکے ذریعہ سے مومن اور منافق میں فرق ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کتنے ہی وہ لوگ جو لمبی لمبی نمازیں پڑھنے والے اور ہر وقت سبحان اللہ سبحان اللہ کرنیوالے تھے اول درجہ کا فر بزدلی اور خبیث ثابت ہو رہے ہیں اور کتنے ہیں وہ لوگ جنکے متعلق ہم سمجھتے تھے کہ وہ معمولی ایمان والے ہیں اپنے ایمان کا نہایت اعلیٰ درجہ کا مظاہرہ کر رہے ہیں ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ ایکدوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہوئے مرنے کیلئے بیتاب ہوتے اور ان میں سے ہر شخص دوسرے سے کہتا کہ پہلے میں مرنے کے لئے جاؤنگا تم کون ہو جو مجھے اس ثواب سے محروم کرتے ہو۔ مگر ہوا یہ کہ تم نے اپنی جانیں بچا کر بھاگنا شروع کر دیا میں یہ نہیں کہتا کہ ایسے لوگ ہماری جماعت میں نہیں جو قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھا رہے ہیں یقیناً ہیں مگر ایسے بھی ہیں جو بہانے بنا بنا کر قادیان سے نکلتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ باہر ہمارے بیوی بچے ہیں ہم جاتے ہیں کہ انکی جا کر خبر لائیں یہی قرآن کریم میں منافقین کی حالت بتائی گئی ہے۔ احزاب کیواقعات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس موقعہ پر منافق آ آ کر کہتے کہ ہمارے گھروں کی خبر لینے والا کوئی نہیں ہمیں جانیکی اجازت دیجئے پھر وہ بھی ہیں جو کشمیر لوگوں کی طرح بزدل ثابت ہوئے ہیں جس طرح انہوں نے کہا تھا کہ ہم لڑنے کیلئے تو تیار ہیں۔ مگر ہمارے ساتھ پہرہ ہونا چاہیئے اسطرح

وہ مرنے کیلئے قادیان جاتے ہیں مگر جب وہاں پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہاں تو بڑا فتنہ ہے ہماری حفاظت کی کوئی صورت ہونی چاہیئے۔ حالانکہ جو شخص قادیان جاتا ہے وہ جان دینے کیلئے جاتا ہے اور یہ سمجھ کر جاتا ہے کہ میں نے زندہ واپس نہیں آنا سوائے اسکے کہ

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے

واپس لے آئے میرا تو یہ حال ہے کہ بچے بعض دفعہ جب خط لکھتے ہیں کہ جلد [illegible] تو میں انہیں لکھا کرتا ہوں کہ یہ بھی گناہ کی بات ہے کہ تمہیں اس وقت اپنی بیویاں یاد آ رہی ہیں تمہیں بھولجانا چاہیئے اس بات کو کہ تمہاری کوئی بیوی ہے تمہیں صرف یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ تم نے خدا کیلئے اپنی جان قربان کرنی ہے پھر بعض مولوی ہیں جنکے متعلق رپورٹیں آئی ہیں کہ وہ دوڑ کے مارے تھر تھر کانپتے ہیں اور یا تو وہ یہ تقریریں کیا کرتے تھے کہ اسلام ایسا۔ احمدیت ایسی۔ اور یا آج جب اسلام اور احمدیت کے لئے قربانی پیش کرنے کا وقت آیا ہے تو وہاں سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو اپنی ساری اولادیں لیکر قادیان سے بھاگ آئے ہیں اور بعض یہاں آنیکے بعد اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ انکی اولادوں کو قادیان سے نکال لیا جائے اور یقیناً اگر یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کا قائم کردہ ہے تو انکی اولادیں نکالی جائیں گی مگر قادیان سے نہیں بلکہ

اسلام اور احمدیت سے

نکالی جائیں گی اور خدا تعالیٰ کی لعنت انکو پیس کر رکھ دے گی وہ منافق اور بے ایمان جو وقت پر غداری کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نہیں چھوڑے گا جبتک انکے جھوٹے وعدوں کے پرخچے چاک نہ کر دے کیا انکی اولادیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولادوں سے زیادہ بہتر ہیں؟ کیا مسیح موعودؑ کی اولاد وہاں جان دینے کیلئے نہیں بیٹھی ہوئی اور کیا ہزاروں احمدی وہاں جان دینے کیلئے نہیں بیٹھے ہوئے پھر کیا انکی جان انکی جانوں سے زیادہ قیمتی ہے ان بے شرموں کو چاہیئے تھا کہ جب ان کی اولادیں قادیان سے نکلتیں تو وہ ان سے کہتے کہ اے بے حیاؤ جاؤ اور ہماری آنکھوں کے سامنے سے دور ہو جاؤ ہم تمہاری شکل دیکھنے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں یہ ایمان ہے جسکا تمہیں نمونہ دکھانا چاہیئے تھا وہ کہ بزدلی اور عورتوں سے بڑھکر خدا تعالیٰ کی لعنت کے مورد بن جاتے میری تو یہ حالت ہے کہ میں یہ نہیں کہا کرتا کہ خدایا میرے بچوں کو بچا کر لے آ بلکہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی اگر انکے لئے زندگی مقدر ہے تو انہیں مخلصانہ نمونہ دکھانیکی توفیق دیجیو اور اگر انکے لئے موت مقدر ہے تو پھر اعلیٰ درجہ کی شہادت انکے نصیب کیجیو انکو بزدل اور بھگوڑا نہ بنائیو باقی انکو بچانا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے جیسے خنساءؓ نے خدا تعالیٰ سے یہ کہا تھا کہ اے خدا میں نے اپنے بچوں کو بھیج کر کہا تھا کہ یا تو فتح حاصل کرو اور یا پھر زندہ واپس نہ آنا مگر تیری بھی توفیق ہے کہ انکو فتح دے اور خیریت سے واپس لے آئے خدا تعالیٰ نے انکو فتح دی اور وہ اسکے بچوں کو زندہ بھی واپس لے آیا آخر ہم کیا کہتے ہیں کہ قادیان میں قتل عام ہو ہم نہیں چاہتے کہ قادیان تباہ ہو ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر قادیان پر ابتلا آئے۔ تو تمام احمدی ثابت قدم رہیں اور قادیان کے

مقدس مقامات کی حفاظت

کے لئے اپنی ہر چیز قربان کردیں۔ پھر ایسے بھی کذاب ہیں۔ جو یہ پراپیگنڈا کرتے پھرتے ہیں کہ غریبوں کو کوئی پوچھتا ہی نہیں سامیر آدمی سب آرہے ہیں جو غریب عورتیں اور بچے اور دوسرے لوگ اس وقت تک قادیان سے نکل چکے ہیں۔ وہ چار ہزار کے قریب ہیں۔ مگر ایسے بھی منافق لوگ موجود ہیں جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ غریبوں کو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ سب امیر آرہے ہیں۔ حالانکہ قادیان میں اتنا امیر آ کہاں سے گیا۔ کیا یہ

چار ہزار کے چار ہزار

امیر ہیں؟ میں تو سمجھتا ہوں اگر جائزہ لیا جائے تو قادیان میں صرف چند لوگ ہی بڑی بڑی جائدادوں والے ہونگے اور دس بارہ انجمن کے وہ عہدیدار ہونگے جن کی تنخواہ ڈیڑھ سو سے تین سو تک ہے۔ باقی سب غربا ہیں اور سارے غریب ہی قادیان سے آرہے ہیں۔ جب یہاں آئیں تو لوگوں کے پاس جاکر پوچھو کہ ان کی آمدن کیا ہے پھر تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ وہ امیر ہیں یا یہ معترض۔ اگر منافقوں میں ہمت ہے تو وہ لسٹ پیش کریں اور بتائیں کہ اتنا امیر قادیان سے آگیا ہے۔ سب کے سب غربا ہی ہیں جن کو لایا جارہا ہے۔ آجکل چندے بند ہیں مگر ہم پھر بھی ان کے لئے کرایوں کا انتظام کرتے ہیں۔ ان کے بسانے کا انتظام کرتے ہیں ان کی ہر طرح مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور منافق ہیں کہ شور مچاتے چلے جاتے ہیں لیکن ہم ان کے شور کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ ہم تو سمجھتے ہیں موجودہ ابتلاء تو کوئی چیز ہی نہیں اگر سارے احمدی مارے

جائیں اور

صرف ایک پودا

اللہ تعالیٰ بچا رکھے۔ تو اس سے احمدیت پھر دوبارہ تروتازہ ہو جائے گی اور خدا کی باتیں کبھی پوری ہونے سے رہ نہیں سکینگی۔ دراصل خدا نے یہ ابتلاء ہے دینوں اور بے ایمانوں کو ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ آج وقت تھا جبکہ جماعت اپنے ایمان کا ثبوت دیتی مگر مجھے افسوس ہے کہ ایک طبقہ نے کمزوری دکھائی ہے۔ آخر باتیں کرنے سے کیا بنتا ہے۔ تم اپنی جانیں پیش کرو جس طرح پہلے انبیاء کی جماعتوں نے اپنی جانیں پیش کیں۔ ہاں قانون کے مطابق قادیان سے کچھ لوگ ضرور نکالے جائیں گے۔ اور اس میں نہ بڑوں کا لحاظ کیا جائیگا نہ چھوٹوں کی حق تلفی کی جائیگی۔ نہ امیر کی رعایت کی جائیگی نہ غریب کو نظر انداز کیا جائیگا اس طرح بوڑھے بھی قادیان سے نکال لئے جائیں گے۔ کیونکہ لڑنے والے بوڑھے نہیں ہوسکتے جوان ہی ہوسکتے ہیں ہاں جب ایسا وقت آجائے جب ہر شخص کے لڑنے کی ضرورت ہو تو پھر بوڑھا بھی لڑے گا اور جوان بھی لڑیگا۔ لیکن تم اپنی طرف سے نہ چاہو کہ خدا تعالیٰ قادیان پر کوئی ابتلاء لائے تو اس سے یہی دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ حکومت کو سمجھ دے کہ وہ وفادار شہریوں کو دق نہ کرے اور ان لوگوں

سے نہ ٹکرائے جو ہندوستان یونین کے دشمن نہیں بلکہ اس کے خیرخواہ ہیں اور جنہوں نے اپنی پچاس سالہ تاریخ میں اس بات کو واضح کردیا ہے کہ وہ قانون شکنی کو کسی صورت میں بھی جائز نہیں سمجھتے لیکن باوجود اپنی طرف سے وہ تمام ذرائع استعمال کرنے کے جو آئینی رنگ میں اختیار کئے جاسکتے ہیں اگر پھر بھی مقامی حکام ہمیں مارنے پر تلے ہوئے ہوں (اور مقامی حکام کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ میں اب بھی یہ یقین نہیں کرتا کہ اوپر کی حکومت ان کے اس فعل کی تائید میں ہے) تو تمہارا نمونہ وہی ہونا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں بیان فرمایا ہے کہ

در کوئے تو اگر سرِ عشاق را زنند اول کسے کہ لافِ تعشق زند منم

تمہیں کیا پتہ کہ تمہارے بچے بڑے ہو کر کیسے خبیث ثابت ہونے اگر وہ مارے جائینگے تو اپنے لئے اور خود تمہارے لئے عزت کا سامان پیدا کریں گے اور ان کا انجام قابل فخر ہوگا۔ ورنہ ہوسکتا ہے کہ تم انہیں بچا رکھو اور وہ چور اور بدمعاش ثابت ہوں اور اس طرح دنیا کی لعنتیں تم پر پڑیں بلکہ ہوسکنے کا بھی سوال نہیں اگر تم ایسا کروگے تو یقیناً تم پر لعنتیں پڑیں گی۔ اگر ہمارا سلسلہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے اور یقیناً سچا ہے تو اس موقعہ پر بزدلی دکھلانے والے اس طرح پیسے جائیں گے۔ کہ ان کی مثال دنیا میں نہیں ملے گی اور دنیا یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گی بلکہ ابھی تم میں سے کچھ لوگ زندہ ہونگے کہ ان دنوں کی یاد کر کرکے لوگ خواہش

کیا کریں گے کہ کاش اس وقت ہم اپنی جانیں قربان کردیتے اور ابدی زندگی حاصل کرتے جیسے صحابہؓ میں سے بعض مرتے وقت روتے تھے کہ کاش انہیں شہادت حاصل ہوتی اور بستر پر وہ اپنی جان نہ دیتے پس

اپنے ایمانوں کی خبر لو

اور دوسرے لوگوں کے ایمانوں کی بھی خبر لو۔ پہلی آگ ہے جو تمہارے سامنے ظاہر ہوئی۔ مگر ایک آگ سے قومیں ترقی نہیں کیا کرتیں۔ اس کے لئے کئی آگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ممکن ہوسکتا ہے کہ چونکہ یہ ابتلاء لمبا عرصہ رہا ہے۔ اگلے ابتلاء چھوٹے ہوں بہرحال تمہیں

ہر ملک اور ہر علاقہ

میں اپنی جانیں دینی پڑیں گی۔ اور ہر ملک اور ہر علاقہ میں ایک لمبے عرصہ تک قربانیاں پیش کرنی پڑیں گی۔ تب احمدیت پھیلے گی۔ اور تب اسلام کا نور دنیا میں ظاہر ہوگا۔ جو شخص اس کے خلاف سمجھتا ہے وہ احمق ہے اور جتنی جلدی وہ اس سلسلہ سے نکل جائے اتنا ہی احمدیت کے لئے بھی اچھا ہے اور اس کے لئے بھی۔ اس دھوکے کے ساتھ احمدیت میں داخل ہونے والا قریب ترین عرصہ میں منافقت کی موت مرے گا اور فی الدرک الاسفل من النار کا مصداق ہوگا۔

لاہور۔ ۸ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ہز ایکسیلنسی سر فرانسس موڈی نے مغربی پنجاب کے سارے علاقے کو خطرناک طور پر فساد زدہ علاقہ قرار دیدیا گیا ہے حکومت کے اس غیر معمولی اقدام کا مقصد محض یہ ہے کہ صوبے میں مکمل طور پر امن قائم ہو جائے۔

اقوام متحدہ کے سامنے سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

مسئلہ فلسطین کے متعلق پاکستان کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت

نیویارک ۸ اکتوبر کل اقوام متحدہ کی فلسطین کمیٹی کے سامنے سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے پاکستانی وفد کے راہنما کی حیثیت سے دو گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور مسئلہ فلسطین کے متعلق پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کی آپ نے فرمایا فلسطین کی مجوزہ تقسیم سراسر غیر منصفانہ ہے۔ یہ مسئلہ آج اقوام متحدہ کی دیانت اور خلوص کی ایک آزمائش ہے۔ اگر اتحادی اقوام اس آزمائش میں ناکام ثابت ہوئیں تو یہ مسئلہ تاریخ کی ایک ایسی جنگ کو شروع کردینے کا موجب بن جائیگا جو ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ اور اس طرح اس ادارہ کے متعلق دنیا بھر میں بداعتمادی پیدا ہو جائے گی۔

سر ظفر اللہ خاں نے اس دلیل کا ذکر کیا کہ بے خانماں یہودی فلسطین میں پناہ لینا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا محض بے خانماں لوگوں کی خواہشات کی بنا پر دنیا کی مختلف حکومتیں کیا اپنے ان قوانین کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو انہوں نے تبدیلی وطن کے متعلق وضع کر رکھے ہیں۔ اگر پنجاب کے پچاس لاکھ بے خانماں باشندے اچانک امریکہ میں آ بسنے کا فیصلہ کریں تو کیا امریکہ کی حکومت انہیں اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دینے کے لئے تیار ہے؟ اگر یہ چیز امریکہ کے لئے درست نہیں تو .... فلسطین کے متعلق اسے کیوں درست خیال کیا جاتا ہے۔ آپ نے مجوزہ تقسیم کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ نصف سے زائد ملک میں عربوں کو اقلیت میں بدل دیا جائے۔ محض اس لئے کہ یہودی اپنی قومی حکومت قائم کر سکیں۔ اس ضمن میں ہندوستان کی تقسیم کو بطور نظیر پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہندوستان میں پہلے ہی مسلم اور غیر مسلم اکثریتیں موجود تھیں اور یہ اکثریتیں مصنوعی طور پر غیر ملکی امداد کے ذریعے نہیں بنی تھیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی تقسیم ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کی رضامندی اور مفاہمت سے عمل میں آئی ہے لیکن فلسطین میں یہ حالت نہیں ہے۔

سر ظفر اللہ خاں نے مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے متعلق پاکستان کے نقطۂ نگاہ کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ وہ عربوں اور یہودیوں میں گفت و شنید کے ذریعے مفاہمت کرنے کے امکانات پر غور کریں۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو اتحادی اقوام کو ایسی بنیادی شرائط تجویز کرنی چاہئیں جن سے چھ لاکھ یہودیوں کو آزاد فلسطین میں مکمل آزادی حاصل ہو۔ ان کے لئے ایسے تحفظات کا انتظام کرنا چاہئے جن سے ان کے حقوق محفوظ ہو جائیں۔ محض یہودیوں کے اطمینان کے لئے فلسطین کی آبادی کے بیشتر حصہ کے ساتھ شدید بے انصافی برتنا یقیناً ایک ایسا فعل ہوگا جو اتحادی اقوام کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کے مترادف ہوگا۔

پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر غضنفر علیخاں کی طرف سے قادیان پر حملہ کی مذمت

یہ سب سے زیادہ منظم اور ”وحشیانہ“ حملہ تھا

جہلم ۸ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر غضنفر علی خاں نے ایک بیان میں قادیان پر تازہ حملے کی شدید مذمت کی۔ آپ نے فرمایا مجھے ریڈیو کے ذریعے علم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مذہبی مرکز قادیان پر سات گھنٹہ تک متواتر حملہ کیا گیا جس میں قادیان کے شہریوں کو بھاری جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ یہ حملہ غالباً مشرقی پنجاب کی مسلمان آبادی پر سب سے زیادہ منظم اور وحشیانہ حملہ تھا۔ جو پولیس اور ملٹری کی امداد اور چشم پوشی کی وجہ سے ہوا ہے۔ ایک عرصہ سے اس شہر کا مسلح سکھ گروہوں نے محاصرہ کر رکھا تھا اور اطلاعات یہ آرہی تھیں۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت قادیان کو تباہی سے بچانے کے لئے سخت سرد مہری سے کام لے رہی ہے۔ حکومت نے وسیع پیمانے پر تلاشیاں لے کر شہریوں کو حفاظت کے جملہ ذرائع سے محروم کردیا۔ پھر بغیر کسی معقول وجہ کے طویل کرفیو نافذ کردیا اور اس طرح لوگوں کو بالکل نہتا اور بے سہارا کرنے کے بعد دو ہزار کے منظم اور مسلح گروہ کو حملہ کرنے کا موقع دیدیا۔ اس حملہ نے ثابت کردیا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت اپنے علاقوں میں امن قائم کرنے اور قانون کا احترام کرانے میں قطعاً ناکام رہی ہے ان حالات میں حکومت کو برسر اقتدار رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ مشرقی پنجاب اور ہندوستان کی مرکزی حکومت دونوں پر اس بے رحمانہ قتل کی جوابدہی لازم ہے۔

امریکہ کے ۳۵ گورنروں کی طرف سے مسٹر ٹرومین کو "تقسیم فلسطین" کی حمایت کی تاکید

فوج کے اعلیٰ حکام نے قادیان میں آکر دیکھا کہ لوگوں کے چہروں پر بشاشت ہے اور وہ اپنے مقصد کو پالینے کی خاطر جانیں نچھاور کرنے پر تلے ہوئے ہیں

ہندوستانی اور پاکستانی فوج کی سرگرمیاں

لاہور ۹ اکتوبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت جالندھر اور فیروزپور میں ہندوستانی فوج کی ۱۳ بٹالین اور تین کمپنیاں متعین ہیں۔ جن میں ۱۲ ہزار سات سو چالیس سپاہی ہیں۔

مغربی پنجاب میں ساڑھے نو بٹالین اور سات کمپنیاں ہیں جن میں ۱۰ ہزار ۲ سو سپاہی ہیں مغربی پنجاب کی ساڑھے نو بٹالین میں سے تین بٹالین پاکستان کے کمانڈر انچیف کے زیر تصرف ہیں۔ باقی چھ بٹالین جو مغربی پنجاب کی سرحد پر مختلف چوکیوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ غیر مسلم پناہ گزینوں کے کیمپوں اور ان کے تخلیے کی نگرانی کر رہے ہیں۔

امریکہ کی یہود نوازی

نیویارک ۱۰ اکتوبر۔ ولایات متحدہ امریکہ کے ۴۸ سٹیٹ گورنروں میں سے ۳۵ نے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین کو پیغام بھیجا ہے کہ جمعیت اقوام متحدہ کی سفارش متعلقہ تقسیم فلسطین کی حمایت کی جائے۔

پاکستان غیر مذہبی اور جمہوری حکومت ہے

کراچی ۹ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے کراچی کے تجار کے وفد سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ پاکستان ایک غیر مذہبی اور جمہوری ریاست ہے اور اس کے ہر شہری کو وہی حقوق و مراعات حاصل ہیں جو قائداعظم کو حاصل ہیں۔ لیکن میں اس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ریاست اپنے ہر شہری کی کامل وفاداری ضرور چاہتی ہے۔ آپ نے کہا۔ مجھے افسوس ہے میں آپ کو اس امر کا یقین نہیں دلا سکتا کہ تاجروں اور سوداگروں کی مشاورتی کمیٹی سے پیش از وقت مشورہ کے بغیر کاروبار کے متعلق کوئی آرڈیننس جاری نہیں کیا جائے گا۔ یہ آرڈیننس اہم اور فوری ضرورتوں کے پیش نظر نافذ کئے گئے تھے۔ اور جان و مال کی حفاظت کے سلسلے میں کراچی کے تاجروں کو پاکستان کے دوسرے تاجروں پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

سیلاب سے ۳۲۴ دیہات کا صفایا

لاہور ۱۰ اکتوبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ سیلاب سے لاہور ضلع کے ۱۲۰ دیہات ستلج کے کنارے کے ۵۶ دیہات تحصیل دیپالپور ضلع منٹگمری کے ۴۸ دیہات اور بلوکی ہیڈ کے قریب ۱۲ دیہات کا بالکل صفایا ہو گیا ہے۔ گو نقصان جان بہت کم ہوا ہے لیکن دھان کی فصل کا نقصان بہت زیادہ ہوا ہے

مغربی پنجاب کے فنانشل کمشنر مسٹر اختر حسین نے سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا اور متعلقہ حکام سیلاب زدہ دیہات کے باشندوں کو دوبارہ بسانے کے طریقوں پر گفتگو کی۔

قادیان کی صورت حالات

نور ہسپتال سے بیماروں اور زخمیوں کو زبردستی باہر نکال دیا گیا ہے

قادیان ۹ اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ اس وقت قادیان کے لوگ تین چھوٹی چھوٹی جمعیتوں میں بٹ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے تیسری جمعیت بہشتی مقبرہ میں ہے جس میں بانی سلسلہ احمدیہ مدفون ہیں۔ معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ ہندوستانی فوج کے اعلیٰ حکام نے تین بریگیڈیروں کو قادیان کے معائنہ کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے آکر دیکھا کہ مندرجہ بالا تین مقامات کے علاوہ باقی سارا قادیان ویران نظر آتا ہے لیکن ان تینوں جمعیتوں کے افراد کے چہروں پر بشاشت کے آثار ہیں اور وہ اپنے مقصد وحید کو پالینے کی خاطر اپنی جانیں تک قربان کرنے کیلئے تلے ہوئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے نور ہسپتال سے بیماروں اور زخمیوں کو زبردستی نکال دیا ہے۔ موجودہ امام جماعت احمدیہ کے برادر اصغر کیپٹن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا مکان سکھ نیشنل کالج کے عملے کو دیدیا گیا ہے۔ ان تین جمعیتوں میں سے دو میں عورتوں کے پاس کپڑے ناکافی ہیں خوراک کم ہے اور بہت کم طبی امداد میسر ہے۔ باہر سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کے دو قافلے سخت کس مپرسی کے عالم میں پیدل روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ فوج نے ان لوگوں کو خوراک بہم پہنچانے کی بجائے اس معاملہ میں انجمن احمدیہ کو کہا کہ وہ غذا اور خوراک کا اہتمام کرے۔ چنانچہ قادیان کے باشندوں نے اپنے راشن میں کمی کرتے ہوئے انہیں کھانے کے لئے اُبلی ہوئی گندم یعنی (گھنگھنیاں) مہیا کیں

۱۵ لاکھ غیر مسلموں کو چار ہفتوں میں نکالنے کا عزم

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ حکومت ہندوستان کے وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے غیر مسلموں کے تخلیے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس امر کے متعلق انتہائی کوشش کی جارہی ہے کہ مغربی پنجاب کے باقی ماندہ ۱۵ لاکھ ہندوؤں اور سکھوں کو اگلے چار ہفتوں کے اندر اندر نکال لیا جائے۔ مسلمانوں کو نکالنے میں ابھی دیر لگے گی۔ کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ ابھی ۲۵ لاکھ مسلم نکالے جانے والے باقی ہیں۔ حکومت نے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دس مزید ٹرانسپورٹ کمپنیوں کا اضافہ کر دیا ہے۔ اس کام کے لئے ۱۵ سو ٹرک مہیا ہو گئے ہیں اب تک ہمارے پاس صرف ۲۳۰ سول لاریں اور تین سو ملٹری ٹرک تھے۔

"الفضل" کی اشاعت بڑھانا آپ کا سب سے پہلا قومی فرض ہے

مہاراجہ کشمیر اور شیخ عبداللہ میں

جموں کو پاکستان اور سرینگر کو ہندوستان میں شامل کرنے کا منصوبہ

لاہور ۹ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کو ہندوستانی یونین میں شامل کرنے کے سلسلے میں مہاراجہ کشمیر اور شیخ محمد عبداللہ میں کافی ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ شیخ صاحب کی تجویز یہ ہے کہ جموں کو جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ پاکستان میں اور سرینگر کے صوبے کو جس میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ ہندوستان یونین میں شامل کر دیا جائے۔ اگر استصواب رائے عامہ پر زور دیا گیا تو پھر بھی عوام کا فیصلہ شیخ صاحب کے منصوبے کے مطابق ہی ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس منصوبے کے متعلق پنڈت نہرو سے بھی گفت و شنید ہو چکی ہے اور انہوں نے اس پر صاد فرمایا ہے لیکن کشمیری پنڈت اس سارے منصوبے کے خلاف ہیں اور انہوں نے حال ہی میں مہاراجہ کی خدمت میں ایک محضر پیش کیا ہے کہ پناہ گزینوں کو ریاست سے نکال دیا جائے۔ یا انہیں ایک کیمپ میں رکھا جائے

والی کشمیر کو مسٹر پریم ناتھ بزاز کا مشورہ

کشمیر ۹ اکتوبر۔ روزنامہ ہمدرد کشمیر کے مدیر مسٹر پریم ناتھ بزاز نے اپنے ایک اخباری بیان میں مہاراجہ کشمیر اور شیخ عبداللہ کو پاکستان یونین میں شامل ہونے کا مشورہ دیا ہے۔ صحیح رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے آپ نے استصواب رائے عامہ کی تجویز بھی پیش کی ہے۔ آپ نے کہا جوناگڑھ میں غیر مسلموں کی آبادی ۱۸ فیصدی ہے اور ہندوستان یونین نے اس کے لئے استصواب رائے عامہ کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہی طریق کشمیر کے متعلق کیوں اختیار نہیں کیا جاتا۔ ہندوستانی زعماء شیخ عبداللہ اور مہاراجہ کو رائے عامہ کے خلاف ہندوستان یونین میں شامل ہونے کے لئے کیوں مجبور کر رہے ہیں۔

علاقہ تھانہ کاہنہ سے

۲۵ ہزار روپے نقد تین من چاندی اور ۴ سیر سونا کی برآمدگی

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تھانہ کاہنہ کا چھانگا مانگا انسپکٹر انچارج اور پولیس چوکی چھانگا کے انچارج اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے اپنے علاقے سے لوٹ مار کرنے والوں کی تلاشیاں لے کر ۲۵ ہزار روپے نقد تین من چاندی اور ۴ سیر سونا برآمد کیا ہے۔ سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جن کی خاص ہدایت کے ماتحت پولیس افسروں نے پاکستان کی جائیداد کو محفوظ کرنے کی یہ خاص مہم جاری کر رکھی ہے یہ تمام برآمد شدہ مال آئی جی پولیس کے روبرو پیش کیا۔ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان ممدوٹ نے بھی اس مال کا ملاحظہ کیا اور برآمد کرنے والے ملازموں کی خدمات کو سراہا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سینیئر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر کا ای لسٹ میں نام درج کر دیا ہے اور دوسروں کو ایک ایک سو روپیہ بطور انعام دلایا ہے

بیج کے لئے ۴۰ ہزار من گندم

لاہور ۱۰ اکتوبر، معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے محکمہ زراعت نے بیج کے لئے ۴۰ ہزار من گندم کا انتظام کر لیا ہے یہ صوبے کے مختلف ضلعوں میں بھیجی جائے گی۔ بھیجتے وقت کم پیداوار والے ضلعوں مثلاً جہلم، راولپنڈی کیمبل پور، اور میانوالی وغیرہ کا خاص خیال رکھا جائیگا

شملہ۔ مشرقی پنجاب کے ڈپٹی کمشنر بکارمی نے اپنی ہر قسم کی خط و کتابت میں "مسٹر" کی جگہ "شری" کا خطاب لکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے